سپریم کورٹ رپورٹس (1997) SUPP.5 ایس سی آر

ہیرالال

بنام

کلیان مل اور دیگران

19 نومبر 1997

[ایس۔ بی۔ مجمدار اور ایم۔ جگن نادھا، جسٹسز]

مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 - آرڈر VI قاعدہ 17 - ترمیم - کب اجازت دی جاسکتی ہے - اصل تحریری بیان میں داخلہ۔ دستبرداری - اجازت دینا۔

درخواست گزار نے پلاٹ کے شیڈول اے میں ذکر کی جانے والی اکثر غیر منقولہ جائیدادوں اور درخواست کے شیڈول بی میں درج دیگر جائیدادوں کے حوالے سے تقسیم کا مقدمہ دائر کیا تھا۔ مدعا علیہ نے اپنے تحریری بیان میں موقف اختیار کیا کہ شیڈول اے میں درج دس جائیدادوں میں سے تین جائیدادیں صرف ان کی ہیں اور وہ مشترکہ خاندانی جائیدادیں نہیں ہیں۔ انہوں نے مزید ذکر کیا کہ اپیل کنندہ شیڈول اے میں درج دس اشیاء میں سے صرف سات کی تقسیم کا حقدار تھا۔ شیڈول بی جائیدادوں کے سلسلے میں مدعا علیہ نے دعویٰ کیا کہ درخواست گزار کو اس میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔

عرضیوں کی بنیاد پر ٹرائل کورٹ نے شیڈول اے کی صرف ان تین جائیدادوں کے بارے میں معاملات طے کیے جن کے بارے میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ وہ مشترکہ نہیں ہیں اور باقی سات جائیدادوں کے بارے میں کوئی مسئلہ طے نہیں کیا گیا تھا۔ اس کے کئی ماہ بعد مدعا علیہ نمبر 1 نے تحریری بیان میں ترمیم کے لئے درخواست دائر کی جس میں یہ دعویٰ کیا گیا کہ شیڈول اے میں درج پانچ جائیدادوں کے بارے میں کیا گیا

داخلہ غلط تھا اور مدعا علیہ نمبر 1 کی خراب صحت کی وجہ سے وکیل کو فراہم کردہ نامکمل معلومات کی وجہ سے ہوا تھا۔ شیڈول بی میں درج جائیدادوں کے حوالے سے مدعا علیہ نمبر 1 نے دعویٰ کیا کہ ان پر تجاوزات کرنے والوں نے قبضہ کرلیا ہے اور وہ مدعا علیہ نمبر 1 کے قبضے میں نہیں ہیں۔

ٹرائل کورٹ نے ترمیم کی درخواست مسترد کردی تھی۔ عدالت عالیہ نے مدعا علیہ کی طرف سے دائر نظرثانی کی عرضی کو اس بنیاد پر منظور کیا کہ مناسب معاملوں میں اعتراف کی وضاحت کی جا سکتی ہے یا اسے منظوری دی جا سکتی ہے۔ لہٰذا یہ اپیل۔

جزوی طور پر اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد.1.1 : ہائی کورٹ کی جانب سے سی پی سی کی دفعہ 115 کے تحت جاری کردہ حکم نامے کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا جس میں مدعا علیہ 1 اور 2 کو ان کے اصل تحریری بیان میں پہلے اعتراف واپس لینے کی اجازت دی گئی تھی۔ (280 ایچ)

1.2۔ مدعا علیہ کی جانب سے تحریری بیان میں ترمیم کے لئے کوئی مقدمہ نہیں بنایا گیا اور اس طرح عدالت کے شیڈول اے میں درج 7 میں سے 5 جائیدادوں کے بارے میں ان کے اعتراف سے پیچھے جانے کی کوشش کی گئی۔ لہٰذا جہاں تک شیڈول اے جائیدادوں کا تعلق ہے، مدعا علیہ 1 اور 2 نے 1993 میں اپنے مشترکہ تحریری بیان میں واضح طور پر اعتراف کیا تھا کہ 10 میں سے 7 جائیدادیں مشترکہ خاندانی جائیدادیں تھیں جن میں اپیل کنندہ کا پہلا حصہ تھا اور ان کا دو تہائی غیر منقسم حصہ تھا۔ ایک بار اس طرح کا موقف اختیار کرنے کے بعد، فطری طور پر یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ شیڈول اے (284-سی-ڈی؛ 281-اے-بی) میں مقدمہ جائیدادوں کی 7 اشیاء کے بارے میں فریقین کے درمیان کوئی مقابلہ نہیں تھا۔

2۔ ایک بار تحریری بیان میں مدعی کے حق میں اعتراف ہو جانے کے بعد ترمیم کے ذریعے مدعا علیہان کے اس طرح کے اعتراف کو واپس لینے کی اجازت نہیں دی جا سکتی، اگر اس طرح کی واپسی مدعی کے کیس کو مکمل طور پر بے دخل کرنے کے مترادف ہو اور جس سے وہ ناقابل تلافی تعصب کا شکار ہو۔

(283-سی-ڈی)

بسوان جگو دھوبی بمقابلہ سکھنندن رام داس چودھری (مردہ)، بذریعہ قانونی نمائندے اور دیگر ان کے ذریعے، (1995) 3 ایس سی سی 179 اور پنچ دیو نارائن شریواستو بمقابلہ کے ایم جیوتی سہائے اور ایک اور، (1984) ایس پی ایس 594 ممتاز ہیں۔

اکشے ریستوراں بمقابلہ پی انجنپا اور ایک اور (1995) 2 ایس سی 303، ہر وقت منعقد ہوا۔

مودی اسپننگ اینڈ ویونگ ملز کمپنی لمیٹڈ اور دیگر بمقابلہ لدھا رام اینڈ کمپنی، (1977) 1 ایس سی آر 728 پر بھروسہ کیا۔

3۔ تاہم، جہاں تک شیڈول بی جائیدادوں کا تعلق ہے، شروع سے ہی مدعا علیہان کا ان جائیدادوں کے بارے میں معاملہ یہ تھا کہ درخواست گزار کو اس میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ مجوزہ ترمیم کے ذریعے وہ ان جائیدادوں کے حوالے سے ایک تقریب متعارف کرانا چاہتے تھے جس میں کہا گیا تھا کہ ان کے قبضے میں تجاوزات ہیں۔ اس طرح کی ترمیم کو کسی بھی طرح سے اپیل کنندہ کے معاملے پر منفی یا متعصبانہ طور پر اثر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے یا شیڈول بی جائیدادوں میں ان کی طرف سے کسی بھی داخلے کو بے دخل کر دیا گیا ہے جس کے نتیجے میں اپیل کنندہ کے حق میں کوئی قانونی حق حاصل ہو سکتا ہے۔ لہٰذا، جہاں تک شیڈول بی جائیدادوں کا تعلق ہے، اس ترمیم میں کوئی خامی نہیں پائی گئی۔ [284-ڈی-ای]

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : دیوانی اپیل نمبر 7852 آف 1997۔

1996 کے ایس۔ بی۔ سی۔ آر نمبر 1209 میں راجستھان عدالت عالیہ کے 19.2.97 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزار کی جانب سے سشیل کمار جین، پردیپ اگروال اور اے۔ پی۔ دھامیجا اور جواب دہندگان کی جانب سے مسز شیلا گوئل شامل ہیں۔

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا :

ایس بی محمد ار، جسٹس۔ اجازت دے دی گئی۔

اپیل کنندہ کے لیے فاضل وکیل کے ساتھ ساتھ مدعا علیہ نمبر 1 اور 2 کے لیے فاضل وکیل کو سنا، جو اصل مدعا علیہ نمبر 1 اور 2 ہیں اور اس اپیل میں واحد فریق ہیں۔ اپیل کو ان کی رضامندی سے فوری طور پر حتمی نمٹانے کے لیے اٹھایا گیا تھا۔

اپیل کنندہ مدعی نے مدعی کے شیڈول-اے میں مذکور غیر منقولہ جائیدادوں کی 10 اشیاء کی تقسیم اور مدعی کے شیڈول بی میں درج دیگر جائیدادوں کی تقسیم کے لیے ایک دیوانی دعو دائر کیا تھا۔ مقدمہ 1993 میں ضلعی جج، بنڈی کی عدالت میں دائر کیا گیا تھا تاکہ مدعی کے ساتھ منسلک متنوع ترتیب میں بیان کردہ دعویٰ جائیدادوں کی تقسیم کے لیے۔ مدعی کے حقیقی بھائی ہونے کی وجہ سے مدعی مقدمہ نمبر 1 اور 2، جو مدعا علیہ نمبر 1 اور 2 ہیں، نے یکم اکتوبر 1993 کو ٹرائل کورٹ میں مشترکہ تحریری بیان داخل کیا۔ مدعا علیہان کی جانب سے تحریری بیان میں واضح موقف اختیار کیا گیا کہ شیڈول اے میں درج جائیدادوں میں سے مدات 4، 9 اور 10 میں صرف تین جائیدادیں صرف مدعا علیہان کی ہیں اور مدعی کی مشترکہ خاندانی جائیدادیں نہیں تھیں۔ مدعا علیہ نمبر 1 اور 2۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ شیڈول-اے میں درج دیگر سات جائیدادوں کو مشترکہ خاندانی جائیدادوں کے طور پر تسلیم کیا گیا تھا۔ نہ صرف یہ بلکہ تحریری بیان کے پیرا 11 میں یہ پیش کیا گیا کہ 'مدعی صرف شیڈول-اے کی جائیدادوں کے حوالے سے تقسیم کا حقدار ہے سوائے آئٹمز 4، 9 اور 10 اور شیڈول-B میں مذکور تمام جائیدادوں کے'۔ انہوں نے تحریری بیان کے مذکورہ پیرا 11 میں یہ بھی کہا کہ جہاں تک تسلیم شدہ جائیدادوں کا تعلق ہے، مدعی 1/3 حصہ کا حقدار تھا اور باقی 2/3 حصہ مدعا علیہ کے نمبر 1 اور 2 کا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بعد مقدمہ کئی سالوں سے زیر سماعت رہا۔ تحریری بیان میں مدمقابل فریقین کے مذکورہ موقف کی بنیاد پر ٹرائل کورٹ کی جانب سے مسائل طے کیے گئے۔ مسئلہ نمبر 2، دوسروں کے درمیان، ذیل میں پڑھیں:

کیا شیڈول 'Aa' کے مد نمبر 4، 9 اور 10 میں درج جائیداد ہندو غیر منقسم خاندان کی ملکیت ہے؟

ظاہر ہے کہ یہ مسئلہ تحریری بیانات میں مقابلہ کرنے والوں کے اعتراف کی روشنی میں تیار کیا گیا تھا کہ شیڈول اے میں درج باقی اشیاء مشترکہ خاندانی جائیدادیں تھیں جن میں مدعی اور مدعا علیہان کا حصہ تھا۔

ان جائیدادوں کے فریقین کے درمیان مذکورہ بالا تسلیم شدہ پوزیشن کی روشنی میں مدعی نے شیڈول اے میں 7 تسلیم شدہ جائیدادوں کے سلسلے میں وصول کنندہ کی تقرری کے لئے درخواست دائر کی۔ یہ اس مرحلے پر تھا اور وہ بھی اپیل کنندہ کی طرف سے وصول کنندہ کی تقرری کے لئے اس طرح کی درخواست پیش کرنے کے تقریبا 18 ماہ گزرنے کے بعد مدعا علیہ نمبر 1۔ اپنے تحریری بیان میں ترمیم کے لئے ایک ترمیمی درخواست کے ساتھ سامنے آئے۔ ترمیمی درخواست میں موقف اختیار کیا گیا تھا کہ ان کی جانب سے ان کے وکیل کو فراہم کی گئی نامکمل معلومات کی وجہ سے تحریری بیان میں شیڈول اے کی 7 میں سے 5 اشیاء کے بارے میں نام نہاد داخلے شامل تھے اور انہیں 1989 میں دل کا دورہ پڑا تھا اور اسی لیے جب 1993 میں تحریری بیان پیش کیا گیا تو یہ غلطی سامنے آئی۔ وہ شیڈول بی جائیدادوں کے بارے میں تحریری بیان میں ایک اور وضاحت بھی شامل کرنا چاہتے تھے کہ وہ مدعا علیہ نمبر 1 کے قبضے میں نہیں ہیں اور تجاوزات کرنے والوں کے قبضے میں ہیں۔ فاضل ٹرائل جج نے موقف اختیار کیا کہ ترمیم کی درخواست صحیح نہیں تھی اور یہ صرف کارروائی کو طول دینے کے مقصد سے پیش کی گئی تھی کیونکہ مقدمہ ان کی طرف سے ٹرائل کے مرحلے میں تھا۔ فاضل ٹرائل جج اس طرح کی ترمیمی درخواست پیش کرنے کی وجوہات کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں تھے اور وہ بھی متعلقہ مقدمہ کی جائیدادوں کے سلسلے میں مدعا علیہ نمبر 1 اور 2 کی طرف سے کیے گئے اعترافات سے باہر نکلنے کے لئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ترمیمی درخواست مسترد کر دی گئی۔ پہلے مدعا علیہ نے مجموعہ ضابطہ دیوانی (سی پی سی) کی دفعہ 115 کے تحت اس معاملے کو عدالت عالیہ کے سامنے پیش کیا۔ نظر ثانی کی درخواست کی سماعت کرنے والے عدالت عالیہ کے فاضل سنگل جج کا خیال تھا کہ یہ طے شدہ قانونی موقف ہے کہ پہلے کیے گئے اعتراف کی وضاحت کی جا سکتی ہے اور مناسب معاملوں میں اسے منظوری دی جا سکتی ہے اور چونکہ مدعا علیہ نمبر 1 اپنے پہلے کے اعتراف کے پیچھے جانا چاہتا تھا جو ان کی طرف سے متضاد موقف کے مترادف ہے۔

تحریری بیان میں اس طرح کے متضاد موقف کو طریقہ کار کے قانون کے ذریعہ ممنوع نہیں کہا جاسکتا ہے۔ ان کے اس نتیجے پر پہنچنے کے لیے اس عدالت کے بعض فیصلوں پر انحصار کیا گیا جن کی طرف ہماری توجہ مدعا علیہ کے فاضل وکیل نے اس فیصلے کی حمایت میں مبذول کرائی تھی اور جس کا ہم بعد میں حوالہ دیں گے۔ نتیجتا، مدعا علیہ کی طرف سے دائر نظر ثانی کی درخواست کو عدالت عالیہ نے منظور کرلیا۔ اس اپیل میں مدعی ہمارے سامنے اسی طرح ہے۔

ہمارے خیال میں عدالت عالیہ نے سی پی سی کی دفعہ 115 کے تحت جو حکم جاری کیا ہے، جس میں مدعا علیہ نمبر 1 کو ان کے اصل تحریری بیان میں 2 میں پہلے داخلے کو واپس لینے کی اجازت دی گئی ہے، کو برقرار نہیں رکھا جاسکتا۔ اس کی وجہ واضح ہے۔ جہاں تک شیڈول اے جائیدادوں کا تعلق ہے تو مدعا علیہ نمبر 1 اور 2 نے 1993 میں اپنے مشترکہ تحریری بیان میں واضح طور پر اعتراف کیا تھا کہ 10 میں سے 7 جائیدادیں مشترکہ خاندانی جائیدادیں تھیں جن میں مدعی کا حصہ اول/ تیسرا اور ان کا دو تہائی غیر منقسم حصہ تھا۔ ایک بار اس طرح کا موقف اختیار کرنے کے بعد، فطری طور پر یہ مانا جانا چاہئے کہ شیڈول اے میں 7 جائیدادوں کے بارے میں فریقین کے درمیان کوئی مقابلہ نہیں تھا۔ لہٰذا فاضل ٹرائل جج نے صرف باقی تین چیزوں کے بارے میں مسئلہ نمبر 2 تیار کرنے کا مکمل جواز پیش کیا جن کے بارے میں فریقین کے درمیان تنازعہ تھا۔ ایسی صورتحال میں سی پی سی کے آرڈر XV رول 1 کے تحت مدعی عدالت سے ان 7 جائیدادوں کے بارے میں فوری طور پر ابتدائی حکم جاری کرنے کی درخواست کرنے میں بھی حق بجانب ہوسکتا تھا۔ مذکورہ دفعہ میں کہا گیا ہے کہ 'جہاں کسی مقدمے کی پہلی سماعت میں ایسا لگتا ہے کہ فریقین قانون یا حقیقت کے کسی سوال پر متفق نہیں ہیں تو عدالت فوری طور پر فیصلہ سنا سکتی ہے'۔ اس کے علاوہ، مدعا علیہان اور مدعا علیہ نے اس طرح کے داخلے سے نکلنے کے لئے کوئی ترمیمی درخواست دائر کرنا مناسب نہیں سمجھا جب تک کہ مدعی نے جائیدادوں کی تسلیم شدہ اشیاء کے بارے میں وصول کنندہ کی تقرری کے لئے درخواست دائر نہیں کی۔ اس کے بعد ہی ترمیم کے لئے درخواست پیش کی گئی۔ فاضل ٹرائل جج نے درست کہا کہ درخواست میں جو بنیاد بیان کی گئی ہے وہ بھی جائز نہیں ہے لہٰذا متضاد موقف اختیار کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جس سے مدعی پر اثر نہیں پڑتا جیسا کہ عدالت عالیہ نے غلط انداز میں فرض کیا تھا۔ ہم اس بات کی بھی تعریف کرنے سے قاصر ہیں کہ مدعا علیہ کے وکیل کی جانب سے جن فیصلوں پر مضبوط انحصار کیا گیا تھا وہ اس کے لیے کس طرح مددگار ثابت ہوسکتے ہیں۔ ہم مختصر طور پر ان کا حوالہ دے سکتے ہیں۔

بسوان جگو دھوبی بمقابلہ سکھنندن رام داس چودھری (مردہ) [1995] ضمنی 3 ایس سی سی 179 ، کے معاملے میں قانونی نمائندوں کے ذریعے۔مدعی نے ایک مقدمہ دائر کیا تھا جس میں دعوی کیا گیا تھا کہ مدعاعلیہ ایک لائسنس یافتہ تھا جس کا لائسنس ختم کر دیا گیا تھا اور لہذا، پریزیڈنسی سمال کاز کورٹ ایکٹ کی دفعہ 41 کے تحت اسے قبضہ دیا جانا چاہیے۔مدعاعلیہ نے پہلے یہ موقف اختیار کیا تھا کہ وہ دوسروں کے ساتھ مشترکہ کرایہ دار ہے۔اس کے بعد انہوں نے بمبئی رینٹس، ہوٹل اینڈ لاجنگ ہاوس ریٹس کنٹرول ایکٹ، 1947 کی دفعہ 15-اے پر بھروسہ کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا کہ وہ مالی غور وخوض کے لئے لائسنس یافتہ ہیں اور مذکورہ دفعہ کی دفعات کے مطابق کرایہ دار سمجھا جاتا ہے۔اس عدالت نے قرار دیا کہ ایسا دفاع جو متضاد ہو وہ مدعاعلیہ کے ذریعہ جائز طور پر لیا جا سکتا ہے۔یہ بات قابل ستائش ہے کہ اس معاملے میں اگرچہ مدعاعلیہ کی جانب سے متضاد موقف اختیار کرنے کی اجازت دی گئی تھی، لیکن اس موقف میں مدعی کے حق میں مدعاعلیہ کی طرف سے کسی بھی اعتراف کو ختم کرنے کی کوشش نہیں کی گئی تھی۔مدعاعلیہ نے شروع سے ہی دلیل دی تھی کہ مدعی کے مقدمے کو خارج کیا جانا چاہیے لیکن جس بنیاد پر برطرفی کا دعویٰ کیا گیا تھا اسے متبادل درخواست کے ذریعہ تبدیل کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔لہذا اگر اس طرح کے متضاد موقف کی اجازت دی گئی تو مدعی کے ساتھ کسی تعصب کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔اس طرح اس عدالت نے مذکورہ بالا فیصلے میں کہا کہ تحریری بیان میں اس طرح کی ترمیم کی منظوری دی جا سکتی تھی۔ہمارے سامنے ایسا نہیں ہے۔یہاں اگر ترمیم منظور ہو جاتی ہے تو مدعی اور تسلیم شدہ مشترکہ خاندان کی جائیدادوں کا پورا کیس بے گھر ہو جائے گا کیونکہ مدعاعلیہان نے خود واضح الفاظ میں اعتراف کیا تھا کہ شیڈول اے میں 7 جائیدادوں میں مدعی کے تین تہائی غیر منقسم مفادات تھے۔اس بنیاد پر عدالت اس مرحلے پر ابتدائی حکم نامہ بھی جاری کر سکتی تھی۔جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ مدعی کو جو حق حاصل تھا، اگر اس طرح کی ترمیم کی اجازت دے دی گئی تو وہ ناقابل تلافی طور پر ختم ہو جائے گا، اگر اس ترمیم کے شیڈول اے میں ان سات میں سے پانچ چیزوں کو شامل کرنے کی اجازت دی جاتی ہے، جس کے لیے مذکورہ ترمیم کے ذریعے پہلے کے داخلوں کو واپس لینے کی کوشش کی گئی تھی۔

ہماری توجہ اکشے ریسٹورنٹ بمقابلہ پی انجنپا اور دیگر (1995) ضمنی 2 ایس سی سی 303 کے معاملے میں اس عدالت کے دو فاضل ججوں کی بینچ کے ایک اور فیصلے کی طرف بھی مبذول کرائی گئی۔اس کیس میں مدعی نے مدعاعلیہ کی جانب سے کی گئی فروخت کے معاہدے کی بنیاد پر مقدمہ دائر کیا تھا جس میں مدعی نے 25 جنوری 1991 کو 29 لاکھ 87 ہزار روپے کی فروخت کے لیے جائیداد فروخت کرنے پر

رضامندی ظاہر کی تھی۔ مدعاعلیہ نے اس سے قبل تحریری بیان میں کہا تھا کہ یہ سچ ہے کہ مدعاعلیہ نے اس طرح کا معاہدہ کیا تھا لیکن ایک ترمیم کے ذریعے تحریری بیان میں اس بات کو پیش کرنے کی کوشش کی گئی تھی کہ یہ کہنا غلط ہے کہ مدعاعلیہ نے فروخت کا معاہدہ کرنے پر رضامندی ظاہر کی تھی۔ یہ سچ ہے کہ مدعاعلیہ نے 25 جنوری 1991 کو مدعی کے ساتھ ایک معاہدہ کیا تھا لیکن یہ فریقین کے باہمی فائدے کے لئے مقدمہ شیڈول اراضی کی ترقی کے لئے تھا۔ اس ترمیم کو اس عدالت نے جائز قرار دیا تھا۔

اب مذکورہ کیس میں اس عدالت کے سامنے موجود حقائق کا اندازہ لگانا آسان ہے کہ مدعاعلیہ نے اپنے اس اعتراف کے پیچھے جانے کی کوشش نہیں کی کہ فریقین کے درمیان 25 جنوری 1991 کا معاہدہ ہوا تھا لیکن اس نے تحریری بیان میں ترمیم کر کے معاہدے کی نوعیت کی وضاحت کرنے کی کوشش کی تھی اور کہا تھا کہ یہ فروخت کا معاہدہ نہیں تھا بلکہ یہ ترقی کا معاہدہ تھا۔ زمین. موجودہ کیس کے حقائق بالکل مختلف ہیں اور اس کے نتیجے میں مذکورہ فیصلہ بھی مدعاعلیہ کے وکیل کے لئے کوئی مددگار ثابت نہیں ہوسکتا ہے۔ اس کے علاوہ، اس عدالت کے دو فاضل ججوں کا مذکورہ فیصلہ مودی اسپننگ اینڈ ویونگ ملز کمپنی لمیٹڈ اور دیگر بمقابلہ لدھارام اینڈ کمپنی، [1977] 1 ایس سی آر 728 کے معاملے میں اس عدالت کے تین فاضل ججوں کی بنچ کے فیصلے کے منافی ہے۔ اس معاملے میں چیف جسٹس رائے کو بنچ کی طرف سے بات کرتے ہوئے اس سوال پر غور کرنا پڑا کہ کیا مدعاعلیہ کو اپنے تحریری بیان میں ترمیم کرنے کی اجازت دی جاسکتی ہے جبکہ اس سے پہلے کی درخواست میں مدعی کے حق میں اعتراف کیا گیا تھا۔ یہ کہا گیا تھا کہ اس طرح کی متضاد درخواست جو مدعی کو تحریری بیان میں مدعاعلیہان کی طرف سے کیے گئے اعترافات سے مکمل طور پر بے دخل کر دے گی، کی اجازت نہیں دی جاسکتی ہے۔ اگر تحریری بیان میں اس طرح کی ترامیم کی اجازت دی جاتی ہے تو مدعی مدعا علیہان سے اعتراف لینے کے موقع سے محروم رہ کر ناقابل تلافی تعصب کا شکار ہوگا۔ اس معاملے میں مدعی کی جانب سے مدعاعلیہان کے خلاف 1,30,000 روپے کے حکم نامے کا دعویٰ کرنے پر مقدمہ دائر کیا گیا تھا۔ مدعاعلیہان نے اپنے تحریری بیان میں اعتراف کیا کہ 7 اپریل 1967 کے معاہدے کی بنیاد پر مدعی ان کے اسٹاکسٹ کم ڈسٹری بیوٹر کے طور پر کام کرتا تھا۔ تین سال بعد مدعاعلیہان نے آرڈر 6 رول 17 کے تحت درخواست دے کر تحریری بیان میں ترمیم کا مطالبہ کرتے ہوئے پیراگراف 25 اور 26 کو ایک نئے پیراگراف کے ساتھ تبدیل کرنے کا مطالبہ کیا جس میں انہوں نے نئی درخواست دی کہ مدعی تجارتی ایجنٹ اور خریدار ہے، جس کا مطلب ہے کہ انہوں نے اپنے پہلے اعتراف سے پیچھے ہٹنے کی کوشش کی کہ مدعی اسٹاکسٹ

کم ڈسٹری بیوٹر تھا۔ اس طرح کی ترمیم کوٹرائل کورٹ نے مسترد کر دیا تھا اور مذکورہ مسترد کی تصدیق عدالت عالیہ نے نظرثانی میں کی تھی۔ عدالت عالیہ کے مذکورہ فیصلے کو اس عدالت نے مندرجہ بالا کے طور پر برقرار رکھا تھا۔ اس عدالت کے تین فاضل ججوں پر مشتمل بینچ کا یہ فیصلہ اس تجویز کے لئے ایک واضح اتھارٹی ہے کہ ایک بار تحریری بیان میں مدعی کے حق میں اعتراف شامل ہونے کے بعد، ترمیم کے ذریعہ مدعاعلیہان کے اس طرح کے اعتراف کو واپس لینے کی اجازت نہیں دی جاسکتی ہے اگر اس طرح کی واپسی مدعی کے کیس کو مکمل طور پر بے دخل کرنے کے مترادف ہوگی اور جس سے اسے ناقابل تلافی تعصب کا سامنا کرنا پڑے گا۔ بدقسمتی سے اس عدالت کے تین رکنی بینچ کے مذکورہ بالا فیصلے کو اکشے ریسٹورنٹ (سپرا) میں کیس کا فیصلہ کرنے والے دو فاضل ججوں کی بینچ کے علم میں نہیں لایا گیا۔ خرالذکر معاملے میں دو فاضل ججوں کی بینچ نے مشاہدہ کیا کہ یہ طے شدہ قانون ہے کہ اعتراف کی وضاحت بھی کی جاسکتی ہے اور یہاں تک کہ درخواستوں میں متضاد درخواستیں بھی لی جاسکتی ہیں۔ اکشے ریستوراں (سپرا) کے فیصلے میں مذکورہ بالا مشاہدات اس مفروضے پر آگے بڑھتے ہیں کہ یہ طے شدہ قانون ہے کہ اعتراف کی وضاحت بھی کی جاسکتی ہے اور یہاں تک کہ درخواستوں میں متضاد درخواستیں بھی لی جاسکتی ہیں۔ تاہم مودی سپنگ (سپرا) میں اس عدالت کی تین رکنی بینچ کا مذکورہ بالا فیصلہ یہ ہے کہ تحریری بیانات میں اس طرح کی ترامیم کرتے وقت کسی متضاد یا متبادل درخواست کی اجازت نہیں دی جا سکتی ہے جو مدعی کے کیس کو بے دخل کرے اور اسے ناقابل تلافی تعصب کا سبب بنے۔

نتیجتاً یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ جب تحریری بیان میں مانگی گئی ترمیم اس نوعیت کی تھی کہ مدعی کے مقدمے کو بے دخل کر دیا جائے تو اس کی اجازت نہیں دی جاسکتی جیسا کہ اس عدالت کے تین رکنی بینچ نے فیصلہ دیا تھا۔ بدقسمتی سے اس پہلو پر دو فاضل ججوں کی بینچ نے غور نہیں کیا اور جس حد تک خرالذکر فیصلہ تحریری بیان میں اس طرح کے اعتراف کے برعکس نظر آتا ہے، یہ ماننا ضروری ہے کہ اس عدالت کے تین رکنی بینچ کے فیصلے پر غور کرنے کا موقع دیے بغیر یہ فیصلہ دیا جارہا تھا۔

اس کے بعد ہمیں پنچ دیو نارائن سریواستو بنام کماری جیوتی سہائے اور ایک اور [1984 ضمنی ایس سی سی 594] کے معاملے میں اس عدالت کے ایک اور فیصلے پر لے جایا گیا۔ اس صورت میں مدعی کو اپنے مدعی میں ترمیم کا یہ حق دیا گیا کہ وہ یہ کہے کہ اگرچہ اس نے پہلے کہا تھا کہ مدعاعلیہ یوٹرن بھائی ہے لیکن مدعی اپنے مدعی میں ترمیم کے ذریعے یہ پیش کرسکتا ہے کہ مدعاعلیہ اس کا بھائی ہے اور لفظ 'یوٹرن' کو ختم کیا جاسکتا ہے۔ اس صورت میں بھی مدعی کی طرف سے پیش کیا گیا اصل مقدمہ تبدیل نہیں ہوا کیونکہ مدعی یہ عرض کرنا چاہتا

تھا کہ مدعا علیہ اس کا بھائی ہے۔ چاہے وہ یوٹرن کا بھائی تھا یا حقیقی بھائی یہ حکم نامے کا سوال تھا اور اس کا انحصار ثبوت کی نوعیت پر ہے جو عدالت کے سامنے پیش کیا جاسکتا ہے۔ لہٰذا، لفظ 'یوٹرن' کو حذف کرنے سے مدعی کے پہلے کیس کی جگہ نہیں ملی۔ موجودہ کیس کے حقائق پر بھی، اس لیے مذکورہ فیصلہ مدعا علیہان کے وکیل کے لیے کوئی معاون نہیں ہوسکتا۔

لہٰذا ہمارے خیال میں اس کیس کے حقائق اور جیسا کہ پہلے ذکر کیا جاچکا ہے، مدعا علیہان کی جانب سے تحریری بیان میں ترمیم کے لیے کوئی مقدمہ دائر نہیں کیا گیا اور اس طرح عدالت کے شیڈول اے میں درج 10 میں سے 7 میں سے 5 اشیاء کے بارے میں اپنے اعتراف سے پیچھے ہٹنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ تاہم، جہاں تک شیڈول بی جائیدادوں کا تعلق ہے تو شروع سے ہی مدعا علیہان کا مقدمہ یہ تھا کہ مدعی کی اس میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ مجوزہ ترمیم کے ذریعے وہ ان جائیدادوں کے حوالے سے ایک تقریب متعارف کرانا چاہتے تھے جس میں کہا گیا تھا کہ ان کے قبضے میں تجاوزات ہیں۔ اس طرح کی ترمیم کو کسی بھی طرح سے مدعی کے کیس پر منفی یا متعصبانہ طور پر اثر انداز نہیں کیا جاسکتا ہے یا شیڈول بی جائیدادوں میں ان کی طرف سے کسی بھی داخلے کو بے دخل کر دیا گیا ہے جس کے نتیجے میں مدعی کے حق میں کوئی قانونی حق حاصل ہوسکتا ہے۔ لہٰذا جہاں تک شیڈول بی جائیدادوں کا تعلق ہے تو اس ترمیم میں کوئی خامی نہیں پائی گئی۔ لہٰذا آئین ہند کے آرٹیکل 136 کے تحت حاصل اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے ہم تحریری بیان میں ترمیم کی اجازت دینے والے عدالت عالیہ کے فیصلے کے اس حصے میں مداخلت نہیں کریں گے، حالانکہ سختی سے کہا جائے تو عدالت عالیہ دفعہ 115 سی پی سی کے تحت حکم کے اس حصے میں بھی مداخلت نہیں کرسکتی تھی۔

نتیجے میں، اس اپیل کو جزوی طور پر منظوری دی جاتی ہے۔ مدعا علیہان کی جانب سے تحریری بیان میں ترمیم کی درخواست مسترد کر دی جائے گی کیونکہ اس میں پہلے سے اعتراف کو واپس لینے کی درخواست کی گئی تھی جس میں عدالت کے شیڈول اے کے بقیہ سات مدز میں سے تقریبا 5 جائیدادوں کو واپس لینے کی مانگ کی گئی تھی۔ تاہم، شیڈول بی جائیدادوں کے تحریری بیان میں ترمیم کے لئے درخواست کے ایک حصے سے متعلق حکم، جسے عدالت عالیہ نے منظور کیا تھا، برقرار رہے گا، بنا لاگت کے۔

بی کے ایم

اپیل منظور کی جاتی ہے۔

Meraj U Din Sofi
2024.10.09 17:19
I am the author of this
document